Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سندھی کی عربی زبان میں خدمات

Services of Makhdoom Muhammmad Hashim Sindhi in Arabic Language

- Muzamil[1]
- Dr. Sami Ullah Zubairi[2]

Abstract.

Sindh is often characterized as the land of revered Sufi saints, hosting a multitude of renowned Sufi figures who either originated from the region or chose to establish themselves in Sindh, migrating from other territories. Over centuries, scholars in Sindh have been played a pivotal in fostering intellectual and literary pursuits, specializing in fields such as exegesis, hadith studies and jurisprudence. The erudite figures from Sindh, including both scholars and Sufis, have not only gained global recognition through their intellectual contributions but have also played a crucial role in disseminating Islam within the region. Presently, the scholarly heritage of these luminaries serves as a beacon, paving the way for contemporary research endeavors. In the historic city of Thatta in Sindh, more than one hundred thousand revered saints are buried. The Arabic language holds a preeminent status among the world's languages, serving as the repository not only for our intellectual legacy but also for encapsulating the historical narratives of our forebears. The Holy Quran, a guiding beacon for both this world and the hereafter, is also presented in Arabic. Therefore, a comprehensive understanding of Islam is inconceivable without proficiency in the Arabic language. In acknowledgment of this, non-Arab nations actively contribute to the propagation of the arabic language. Notably, the people of Sindh play a distinctive role, as in the subcontinent, it was Sindh that Islam initially took root, leading the Islamic scholars in the region to undertake endeavors to learn and promote the Arabic language. Discussing the advocacy of the Arabic language, the notable contribution of Makhdoom Muhammad Hashim Thattvi deserves recognition. Undertaking a specialized journey to the sacred land of Hijaz for knowledge acquisition, he returned to satiate the thirst for knowledge in Sindh. Persistently, he dedicated his pen to the service of the Arabic language. This article elucidates how Makhdoom Muhammad Hashim Thattvi's educational travels, teaching initiatives, and literary contributions underscore the significance of the Arabic language and delves into his multifaceted efforts for its promotion".

[1] Researcher Scholar, Department of Seerah and Islamic History, Faculty of Usuluddin, International Islamic University Islamabad Pakistan.

[2] Dr. Sami Ullah Zubairi , Assistant Professor Faculty of Islamic Studies and Arabic Language, Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan.

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

ملخص

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین سیدینا محمد و علی آله و صحبه و من تبعهم باحسان الی یوم الدین اما بعد !

سندھ کو صوفیا کرام کی سرزمین کہا جاتا ہے۔ یہاں بے شمار معروف صوفیائے کرام پیدا ہوئے یا دوسرے خطوں سے آکر مقیم ہوئے۔ سندھ کے علما صدیوں سے علم وادب کی آبیاری کرتے آئے ہیں۔ علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ، علم الرجال الغرض سندھ کے علما اور صوفیا نے اپنی تخلیقات سے دنیا میں نام روشن کیا اور اسلام پھیلانے میں سندھ میں اہم کردار ادا کیا۔ آج ان علمائے کرام کا علمی ورثہ عصر حاضر کے لیے مشعل راہ ہے جن سے تحقیق کی نئی راہیں ہموار ہوتی جا رہی ہیں۔ باب الاسلام سندھ کے قدیم شہر ٹھٹھ میں سوا لاکھ اولیا کرام مدفون ہیں۔

عربی زبان اقوام عالم کی زبانوں میں ایک نمایاں مقام رکھتی ہے، اس زبان میں نہ صرف ہمارا علمی ورثہ موجود ہے بلکہ ہمارے اسلاف کے احوال بھی موجود ہیں۔ قران کریم جو ہمارے لیے دنیا و آخرت میں مشعل راہ ہے بھی عربی زبان میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کی صحیح فہم عربی زبان پر دسترس حاصل کیے بغیر ممکن نہیں۔ اسی بات کے پیش نظر غیر عرب اقوام بھی اس زبان کی ترویج میں اپنا حصہ ڈالتی رہی ہیں، جس میں برصغیر عمومی اور سندھ خصوصی طور پر اپنا کردار ادا کرتا آیا ہے، جیسا کہ معلوم ہے کہ اسلام برصغیر میں سب سے پہلے سندھ میں پہنچا تب سے ہی سندھ کے اہل اسلام اور اہل علم نے عربی زبان کو سیکھا اور اس کی ترویج کے لیے کاوشیں شروع کر دیں۔ اور جب ذکر ہو عربی زبان کی خدمت کا تو مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کا نام بھی قابل ذکر ہے جنھوں نے حصول علم کے لیے حجاز مقدس کا خصوصی سفر کیا اور واپس آکر سندھ میں تشنگان علم کی پیاس بجھائی۔ پھر وقتا فوقتا اپنے قلم سے عربی زبان کی خدمت کرتے رہے۔ جس کی مثال ہمیں ان کی تصانیف میں ملتی ہے۔ ان تصانیف میں "فاکهة البستان" اور "بذل القوة في حوادث سني النبوة" قابل ذکر ہیں۔ مزید برآں انہوں نے ایک قصیدہ لکھا جو کہ "قصيدة ياسالكا" کے نام سے مشہور ہے۔ اس مقالے میں باحث اس بات پر روشنی ڈالی ہے کہ کس طرح مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کے علمی اسفار، درس وتدریس اور تصانیف سے عربی زبان کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے اور عربی زبان کے لیے ان کی دیگر کیا کاوشیں ہیں؟

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی ؒ کی پیدائش

آپ کی ولادت ۱۰ ربیع الاول بروز جمعرات ۱۱۰۴ھ/۱۲۹۲ء کو میرپور بٹھورو شہر ضلع ٹھٹہ سندھ میں ہوئی۔[3] آپ کی ذات پنھور اور نسبت حارث بن عبدالمطلب سے جاکر ملتی ہے جس کی وجہ سے حارثی بھی کہلائے، مسلکاً حنفی اور مولداً سندھی ہیں۔ آپ شجرہ نسب کچھ اس طرح ہے، مخدوم ہاشم بن عبدالغفور بن عبدالرحمن بن عبداللطیف بن خیر الدین السندی البٹھورائی ثم البھرام پوری ثم ٹھٹوی۔[4]

تعلیم و تعلیمی اسفار

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد مخدوم عبدالغفور سے حاصل کی، تھوڑے ہی عرصے میں حفظ قرآن مکمل کیا اور اس کے ساتھ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے لیے ٹھٹہ تشریف لے گئے، اس وقت ٹھٹہ شہر علم وادب اور تہذیب و تمدن کا مرکز تھا، وہاں آپ نے مخدوم محمد سعید کے پاس عربی کی تعلیم حاصل کرنا شروع کی، آپ نے چھ مہینے کی قلیل مدت میں سب کتب مع شروعات مکمل کیے جو کہ عام طالب علم پڑھنے میں چھ سال کا عرصہ لگاتے ہیں۔[5]

اس کے بعد آپ نے مخدوم ضیاءُالدین ٹھٹوی رحمہ اللہ کے پاس علم حدیث کی تعلیم حاصل کرنا شروع کی، نو سال کے عرصے میں آپ نے عربی اور فارسی کی علوم کی تعلیم مکمل کی اسی دوران آپ کے والد کا انتقال بھی ہو گیا۔

سفر حرمین

مخدوم ہاشم رحمہ اللہ کو علم حدیث و تفسیر میں کمال حاصل کرنے کا شوق تھا یہ سعادت آپ نے 1135ھ میں حرمین شریفین کے سفر کے دوران وہاں کے جید علمائے کرام سے حاصل کی، 1135ھ تقریبا 31 سال کی عمر میں حرمین شریفین کی زیارت کے لیے روانہ ہوئے اپ نے اکابر علمائے کرام سے علم تفسیر، علم حدیث، علم تصور اور دیگر علوم و فنون میں استفادہ کیا اور سند حاصل کیں۔[6]

---

3 الامام محمد هاشم التتوي السندي، الحجة القوية في الرد على من قدح في الحافظ ابن تيمية، تصحيح وتعليق عبد القيوم السندي، مكتبة أم القرى لمكة المكرمة، ص:26.

4 مخدوم ہاشم ٹھٹوی، اتحاف الاکابر، مخطوطہ، قاسمیہ لائیبریری، کنڈیارو سندھ۔ ج1 ص1.

5 پروفیسر مولابخش محمدی، تذکرہ مشاہیر سندھ، دار ابی الطیب للعلوم التحقیق، ج:2 ص:254

6 عبد القيوم السندي، الامام محمد هاشم التتوي السندي وجهوده في علوم القرآن والقراءات، مجلة علوم الشريعة والدراسات الإسلامية 2022، العدد 85, ص:100

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

انگریز مستشرق، مہم جو، مترجم، ماہر لسانیات، اور جاسوس رچرڈ فرانسس برٹن(1881ء-1890ء) کے مطابق انہوں نے (محمد ہاشم ٹھٹوی) نے ہندوستان اور عربستان کا سفر کیا، عربی، فارسی زبان اور فقہ کی تعلیم حاصل کی، کہتے ہیں کہ دوران سفر انہوں نے عیسائی پادریوں سے بہت سے مناظرے کیے اور ان کے مذہب پر بہت سارے رسالے تحریر کیے۔

مندرجہ بالا اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مخدوم محمد ہاشم رحمہ اللہ کے سفر خالصتاً علمی اور دینی تعلیم کے حصول کے لیے تھے۔

دیگر اسفار

آپ نے حرمین کے علاوہ مندرذیل علاقوں کے سفر بھی کیے۔

سورت بندر: مخدوم محمد ہاشم رحمہ اللہ نے رمین شریفین کے سفر سے واپسی پر سورت بندر کا سفر بھی اختیار کیا اور سید سعد اللہ شاہ قادری سورتی سلوانی رحمہ اللہ متوفی 27 جماد الاول 1138 ہجری کے پاس حاضر ہوئے سلسلہ قادریہ میں بیت ہوئے اور خلافت کا خرقہ حاصل کیا۔ **بھٹ شاہ :** مخدوم محمد ہاشم رحمہ اللہ نے بھٹ شاہ کے بہت سے سفر کیے اور شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمہ اللہ سے ملاقاتیں کی۔ **ٹیاری:** مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی رحمہ اللہ نے ٹیاری کا سفر بھی اختیار کیا اور سید رکن الدین متعلوی رحمہ اللہ جو اپنے وقت کے کامل ولی اور نہایت سخی بزرگ تھے ان کی مسجد میں نماز ادا کی جس کے متعلق یہ روایت مشہور ہے کہ جو اس مسجد میں نماز پنجگانہ ادا کرے گا اس کو قیامت کے دن شفاعت نصیب ہوگی۔ **کھڑا:** شہر کھڑا ریاست خیرپور میں واقع شہر ہے یہ شہر قدیم عرصے سے علمی مرکز رہا ہے یہاں مخدوموں کا خاندان آباد ہے، اس خاندان کے نسب کا سلسلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے، اس خاندان سے مخدوم اسد اللہ شاہ رحمہ اللہ (م:966ھ/1559ء) جلال الدین اکبر کے دور میں سندھ کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) مقرر ہوئے تھے۔ کلہوڑا دور میں اس خاندان کے مخدوم عبدالرحمن شہید کھڑائی رحمہ اللہ ایک مشہور بزرگ اور عالم گزرے ہیں، مخدوم محمد ہاشم رحمہ اللہ اس بزرگ کے ہم عصر اور گہرے دوست تھے روایت ہے کہ مخدوم ہاشم ٹھٹوی رحمہ اللہ نے شہر کھڑا کا سفر بھی کیا اور مخدوم عبدالرحمن شہید رحمہ اللہ سے ملاقات بھی کی۔ **سیہون:** مخدوم ہاشم ٹھٹوی رحمہ اللہ کا آبائی وطن سیہون تھا جس کی وجہ سے ان کا آنا جانا رہتا تھا، وہ حضرت

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

لال شہباز قلندر رحمہ اللہ کے مزار پر بھی آئے، اس دور میں نماز کے وقت بھی دھمال جاری رہتا تھا مخدوم محمد ہاشم رحمہ اللہ کی کوششوں سے نماز کے اوقات میں دھمال پر پابندی لگی یہ پابندی آج تک جاری ہے۔[7]

آپ ؒ کے اساتذہ

مخدوم ہاشم ٹھٹوی رحمہ اللہ کے علمی اسفار دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے دور دراز کے سفر کیے، اور وقت کے مشہور علماء کرام سے مختلف علوم وفنون پر دسترس حاصل کی۔ ذیل میں ان کے اساتذہ کرام میں سے بعض کا ذکر کیے جاتا ہے جس سے ہمیں اندازہ ہوگا کہ آپ نے اپنے وقت کے کتنے بڑے جید علماء کرام سے علوم وفنون میں مہارت حاصل کی۔

مخدوم صاحب نے جن جید علماء کرام سے علم حاصل کیا ان میں سے سب سے پہلے ان کے سندھ کے اساتذہ کرام کا تذکرہ ملتا ہے، جن میں قابل ذکر یہ ہیں: مخدوم محمد سعید ٹھٹوی، مخدوم ضیاءالدین ٹھٹوی، مولانا عبدالغفور پنہور، رحمت اللہ ٹھٹوی، محمد معین ٹھٹوی، اور مخدوم عنایت اللہ ٹھٹوی۔[8]

مخدوم ہاشم ٹھٹوی رحمہ اللہ نے سندھ میں علم حاصل کرنے کے بعد 1135ھ/1723ء میں حرمین شریفین کا سفر اختیار کیا، وہاں پر آپ نے خاص طور پر علم حدیث کا علم حاصل کیا، حرمین شریفین میں آپ کے اساتذہ میں چند ایک یہ ہیں: شیخ عبدالقادر حنفی مکی، شیخ عید بن علی المصری، شیخ ابو طاہر محمد مدنی۔[9]

آپ ؒ کے شاگرد

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی ایک جید عالم اور بہترین مدرس تھے، آپ کے علم اور درس وتدریس کا سندھ بھر میں ڈنکا بجتا تھا، آپ نے تصنیف وتالیف کے ساتھ ساتھ دینی علوم کی تدریس عربی، فارسی اور سندھی زبان میں جاری رکھی ہوئی تھی، اس لیے آپ کے شاگردوں میں وقت کے ولی اور قاضی جیسے بڑے مرتبوں کے حامل لوگ پیدا ہوئے ہیں جن میں سے بعض کے اسماء گرامی بیان کیے جاتے ہیں۔

---

7 ڈاکٹر عبدالرسول قادری، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سوانح حیات اور علمی خدمات (سندھی)، مفتی اعظم اکیڈمی دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر کراچی سندھ، 2002. ص105

8 ڈاکٹر عبدالرسول قادری، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سوانح حیات اور علمی خدمات (سندھی)، مفتی اعظم اکیڈمی دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر کراچی سندھ، 2002. ص64

9 ڈاکٹر عبدالرسول قادری، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سوانح حیات اور علمی خدمات (سندھی)، مفتی اعظم اکیڈمی دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر کراچی سندھ، 2002. ص66

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

سید شمیر شاہ مٹیاروی، مخدوم مئیڈنہ نصرپوری، مخدوم عبدالرحمن، سید محمد صالح شاہ جیلانی گھوٹکی والے، مخدوم ابوالحسن صغیر ٹھٹوی مدنی، مخدوم عبداللطیف، شاہ فقیراللہ علوی شکارپوری، مخدوم عبداللہ مندروں نرئی والے، مخدوم عبدالخالق ٹھٹوی، مخدوم نور محمد نصرپوری، شیخ الاسلام مراد سیوھانی، عزت اللہ کیریو، حافظ آدم طالب علم ٹھٹوی، نور محمد خستہ ٹکڑائی والے۔[10]

تصانیف

درس وتدریس، وعظ ونصیحت، رشد وہدایت اور قضاء والافتاء کے علاوہ مخدوم ہاشم ٹھٹوی رحمہ اللہ نے تصانیف وتالیفات کا سلسلہ بھی جاری رکھا، ہے اپ کی تصانیف عربی، فارسی اور سندھی زبانوں میں موجود ہیں، آپ کی تصانیف کی تعداد تو معلوم نہ ہوسکی البتہ ان کی تعداد میں اختلاف پایا جاتا ہے، اگرچہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ آپ علمائے سندھ میں کثیر التصانیف عالم ہیں، دور قدیم کے علمائے سندھ میں سے کوئی عالم اتنی تصانیف نہیں کرسکا، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب اتحاف الاقابر میں لکھا ہے کہ وهي اليوم مائة وخمسة عشر مؤلفا. اور میری تصانیف اس وقت ایک سو پندرہ سے متجاوز ہیں۔[11]

یہ کتاب اتحاف الاکابر مخدوم صاحب نے 1136ھ میں لکھی۔

سندھی

1. تفسیرِ ہاشمی
2. زادُالفقیر
3. قوت العاشقین
4. راحت المؤمنین
5. سایہ نامہ

10 الامام محمد ھاشم التتوي السندي، الحجة القوية في الرد على من قدح في الحافظ ابن تيمية، تصحیح وتعليق عبد القيوم السندي، مكتبة أم القرى مكة المكرمة، ص:35.

11 مخدوم ہاشم ٹھٹوی، اتحاف الاکابر، مخطوطہ، قاسمیہ لائبریری، کنڈیارو سندھ۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

عربی

1. جنة النعيم في فضائل القرآن الكريم
2. تحفة القاري بجمع المقاري
3. بذل القوة في حوادث سني النبوة
4. قصيدة يا سالكا
5. القول الانور في حكم لبس الاحمر

فارسی

1. فتح القوي في نسب النبي
2. حيات القلوب في زيارة المحبوب
3. مدح نامہ سندہ
4. الباقيات الصالحات في ذكر الأزواج الطاهرات
5. تحفة السالكين الي جناب الامين

وفات:

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی ؒ کی وفات کے بارے میں ان کے صاحب زادے مخدوم عبداللطیف یوں لکھتے ہیں:

جب مخدوم صاحب کی عمر ستر سال کے قریب تھی تو آپ کو 16 ربیع الاول 1174ھ کو تیز بخار لاحق ہوا، اس کے ساتھ ساتھ پیچش کا عارضہ بھی لاحق ہو گیا اور پھر بالآخر 6 رجب المرجب جمعرات کے دن 1174ھ (9 فروری 1761ء) کو مخدوم صاحب سفر آخرت پر روانہ ہو گئے۔ إنا لله وإنا إليه راجعون.[12]

---

12 مخدوم عبداللطیف ٹھٹوی، "مناقب مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی"، امام ربانی پبلیکیشنز، 2018ء، ص: 1-4

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

آپ کا مقبرہ مبارک مکلی ٹھٹہ میں موجود ہے، آپ کے مقبرے کے بارے میں رچرڈ برٹن نے لکھا ہے کہ: وہ اس وقت ایک ولی اللہ کی حیثیت سے جانا جاتا ہے، آپ کا مقبرہ مکلی میں موجود ہے، جو کہ اپنے ہم وطنوں کے لیے ایک زیارت گاہ کا مقام رکھتا ہے۔[13]

آپ ؒ کی علمی خدمات

مخدوم ہاشم ٹھٹوی رحمہ اللہ کو ایک ہی وقت میں کئی زبانوں پر دسترس حاصل تھی، جن میں عربی، فارسی اور سندھی قابل ذکر ہیں، آپ نے مسائل کو دلائل سے واضح کیا، آپ کی تحریر پر مغز اور دلائل سے مزین ہوتی تھی، اس دور میں جو بھی مسائل در پیش آئے ان پر بھرپور طریقے سے قلم چلا کر اپنا حق ادا کیا۔ آپ نے تینوں زبانوں میں شاعری بھی کی اور تینوں زبان میں تقریباً ساڑھے تین سو کتابیں لکھیں[14]۔ محققین کے ہاں یہ بات مسلم ہے کہ قدیم دور کے سندھی علماء کرام میں سے جتنی زیادہ اور نوع بہ نوع تصنیفی وتالیفی خدمات علامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی رحمہ اللہ کے حصے میں آئیں اتنی کسی دوسرے عالم کے حصے میں نہ آسکیں۔

مخدوم صاحب کی تصانیف وتالیفات فن وموضوع کے لحاظ سے مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت آتیں ہیں۔

علم قرآن، علم حدیث، اصول تفسیر، اصول حدیث، فقہ حنفی، اصول فقہ، فقہ مذاہبِ اربعہ، علم کلام، علم نحو، علم صرف، قراءت و تجوید، علم فرائض، علم معانی وبیان، علم عروض والقوافی، علم فلسفہ، علم حساب، تاریخ، اخلاقیات، سیر، ادب، لغت، نظم ونثر عربی، نظم ونثر فارسی، نظم ونثر سندھی۔

قرآن

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ قرآن کریم تمام علوم کا سرچمہ ہے اور اسی سے مسلمانوں کی ہدایت و بھلائی جڑی ہے، اس لیے مخدوم ہاشم ٹھٹوی نے قرآن کریم پر بڑی توجہ دی اور اس کی دعوت پھیلانے کی لیے بڑی کوششیں کیں، جن میں واعظ ونصیحت کے ساتھ ساتھ قلم کا جہاد بھی شامل ہے، مخدوم صاحب کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے سندھی زبان میں ترجمہ و تفسیر کی بنیاد رکھی۔ البتہ برصغیر میں فارسی ترجمہ سب سے پہلے مخدوم نوح سرور ہالائی رحمہ اللہ (م: 998ھ) نے کیا تھا۔ مخدوم صاحب نے سب سے پلے

---

13 برٹن رچرڈ ایف، "سندھ اور سندھو زمین پر بسنے والی اقوام" مترجم محمد حنیف صدیقی، سندھی ادبی بورڈ حیدر آباد 1971، ص: 79.

14 ڈاکٹر عبدالرسول قادری، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سوانح حیات اور علمی خدمات (سندھی)، مفتی اعظم اکیڈمی دار العلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر کراچی سندھ، 2002. ص145

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

سندھی تفسیر "تفسیر ھاشمی" لکھی۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ علم قرآن سے متعلق دیگر تصانیف بھی کیں جن میں جنة النعيم في فضائل القرآن الكريم، الشفاء في مسألة الراء، رفع الخفاء عن مسألة الراء، اللؤلؤ المكنون في تحقيق مد السكون، تحفة القارئ بجمع المقاري، كفاية القارئ في مشتبهات القرآن قابل ذکر ہیں

حدیث

مخدوم صاحب نے اپنی ساری زندگی قرآن و حدیث کی روشنی میں گذاری، اور خصوصاً علم حدیث کے حصول کے لیے دور دراز کے سفر کیے جن میں سفر حرمین شریفین قابل ذکر ہے جہاں پر انہوں نے بلند پایہ محدثین سے علم حدیث حاصل کیا۔ مخدوم صاحب نے اپنی زندگی اور تصانیف احادیث سے مزین گزاری اور علم حدیث سمجھنے کے لیے آپ نے کتب تحریر فرمائیں جن میں "حيات القاري باطراف البخاري" قابل ذکر تصنیف ہے۔

فقہ

مخدوم صاحب چونکہ اپنے وقت کے مجدد تھے ان کو سندھ کا شاہ ولی اللہ کے لقب سے بھی جانا جاتا ہے تو آپ نے ہر پیش آمدہ فقہی مسئلے پر اپنا قلم چلایا اور عوام الناس کی رہنمائی فرمائی، آپ نے فقہ کے موضوع پر بہت رسالے و کتب تحریر فرمائے جن میں سے "بیاض ھاشمی" آپ ایسا شاہکار ہے جس کو دینی انسائیکلوپیڈیا بھی کہا جاسکتا ہے۔

مخدوم صاحب کی عربی عربی زبان میں خدمات

مخدوم ہاشم ٹھٹوی رحمہ اللہ کے عربی زبان سے لگاؤ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے بہت ہی مختصر عرصے میں عربی زبان پر دسترس حاصل کرلی، اور مزید یہ کہ آپ نے قرآن کریم صرف چھ مہینے کی قلیل مدت میں حفظ کرلیا تھا۔

آپ نے عربی زبان کی ترویج کے لیے اپنی تصانیف کا آغاز عربی میں کیا، آپ کی تصانیف عربی زبان کے علاوہ سندھی وفارسی میں بھی موجود ہیں لیکن سب سے زیادہ عربی زبان میں ہی ہیں۔

نثر کے علاوہ آپ نے عربی اشعار بھی کہے، اور آپ کا عربی زبان سے لگاؤ اس بات سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا اظہار بھی عربی میں اشعار کہہ کر کیا ہے۔

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

أيا نسيم صَبًا إِنْ زُرْتَ رَوْضَتَهُ   سَلِّم على المصطفى صاحب النِّعَمِ

اے نسیم صبا! اگر تو ان صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کی زیارت کرے تو صاحب النعم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا اسلام کہنا۔

وقِفْ عِنْدَ مَضْجَعِهِ فِي مُوَاجَهَةٍ   بلغ صلواتي وتسليمي على روح أكرم

اور ان صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر کے پاس ان کا سامنے کھڑے ہو کر اس پاک روح پر میرا صلوۃ وسلام پیش کر۔

وقُل يا رسول الله عَبْدٌ مُقَصِّرٌ   غَرِيقٌ فِي بِحَارِ السَّيِّاتِ وَمَظْلَمِ

اور عرض کرنا کہ اے اللہ کے رسول وہ غافل بندہ بد بختی کے سمندروں اور اندھیرے میں ڈوب گیا ہے۔

يَلُوْذُ إِلَى جَنَابِكَ مستغيثا   ويشكو ذنوبا كالجبال الأعاظم

وہ آپ جناب کی پناہ کی فریاد کر رہا ہے اور بلند پہاڑوں کی مانند گناہوں کی شکایت کرتا ہے۔

رُوحي فِداك وأنتَ حياة روحي   وقُرَّةُ عيني والشفاءُ من السقم

میری جان آپ پر قربان ہو اور آپ میری زندگی ہیں اور آپ ہی میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور بیماری سے دوا ہیں۔

أغِثْنِي يا رسولَ الله حانت ندامَتِي   أغِثْنِي يا حبيب الله قامت قيامتي

اے اللہ کے رسول میری مدد فرما میری ندامت کا وقت آیا، اے اللہ کے حبیب میری مدد کر، میری قیامت آگئی ہے۔

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

ان اشعار کی فصاحت وبلاغت سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کو عربی زبان پر کس حد تک دسترس حاصل تھی اور آپ نے جذبات کے عالم میں بھی کسی اور زبان کے بجائے عربی زبان میں اپنے عشق کا اظہار کیا، آپ نے اس قصیدے کے علاوہ اور بھی آٹھ قصیدے صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں تحریر کیے جو کہ ایک رسالے کی شکل میں موجود ہیں، جس کا نام "ثمانية قصائد صغار في مدح النبي صلى الله عليه وسلم"۔ آپ کا یہ شاہکار عربی زبان میں ایک نمایاں اضافہ ہے۔

اس کے بعد مخدوم ہاشم ٹھٹوی کی عربی کی چند چیدہ کتب کا تعارف پیش خدمت ہے!

1۔ بذل القوة في حوادث سنى النبوة

یہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک شاہکار کتاب ہے، جس میں واقعات و حوادث کو تاریخی ترتیب (سال بہ سال) سے قلم بند کیا گیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے 23 سالہ دور نبوت میں پیش آئے۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے، اول عہد مکی دوم عہد مدنی۔ یہ کتاب سب سے پہلے مخدوم امیر احمد کھڑائی نے 1966ء میں سندھی ادبی بورڈ حیدر آباد سے شائع کی جس پر مخدوم امیر احمد نے سو صفحات کا مقدمہ بھی لکھا، متن تین سو صفحات، مقدمہ فہارس و تعلیقات کے ساتھ 638 صفحات پر مشتمل کتاب شائع ہوئی۔

اس کتاب کے سندھی اور اردو میں کئی تراجم کیے گئے، سندھی میں "سیرت ھاشمی" از پروفیسر اسرار علوی اور اردو میں "عہد نبوت کے ماہ و سال" از مولانا یوسف لدھیانوی قابل ذکر ہیں۔ مخدوم صاحب کے عربی زبان پر عبور کے مرہون منت ہے کہ آپ نے اس کتاب کو بلکل عام فہم عربی زبان میں تحریر کیا، جس کو عربی کا ایک ادنی طالب علم بھی پڑھ کر سمجھ سکتا ہے۔

اس کتاب کی عبارت پڑھتے ہوئے اکثر مقامات پر شاعری کا گمان سا ہوتا ہے، جیسا کہ ایک جگہ مخدوم صاحب لکھتے ہیں کہ:

ثم رمى بها إلى الكفار

فوقع لهم بسببه الفرار

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

ونزل النصر من الله العزيز الجبار.[15]

2۔ تحفة القارئ بجمع المقاري

یہ کتاب مخدوم صاحب کی عربی زبان کا ایک اور شاہکار ہے جو کہ عربی زبان کے منزلت بڑھانے کے ساتھ ساتھ ایک فقہی مسئلے کو بھی بیان کرتے ہے، جیسا کہ قرآن کریم کے مروجہ ترتیب رکوع الہامی ترتیب نہیں ہے اور یہ ترتیب اس طرح ہے کہ کہیں رکوع طویل اور کہیں مختصر ہیں اور ایک فقہی مسلک میں یہ مسئلہ درپیش آتا ہے کہ نماز کی رکعات میں قرأت کی طوالت وقصارت کراہت واستحباب کا سبب بنتی ہے، اس لیے مخدوم صاحب نے اس کتاب میں قرآن کریم کی آیات و کلمات کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہوئے ہر پارے کے سولہ برابر برابر حصے مقرر کیے ہیں اور ہر حصے کو "مقرا" کا نام دیا ہے۔[16]

یہ نادر کتاب مفتی محمد جان نعیمی نے تحقیق و تخریج اور سوانح حیات کے ساتھ سن 2000ء میں مکتبہ مجددیہ نعیمیہ ملیر کراچی سے شائع کی، اور سندھی ترجمہ "قرآن جا ھاشمی رکوع" از ڈاکٹر عبدالقیوم سن 2001ء میں انجمن خدام التجوید کندھ کوٹ نے شائع کی۔

3۔ جنة النعيم في فضائل القرآن الكريم

یہ کتاب مخدوم صاحب کی عربی تصانیف میں ایک اور اضافہ ہے جو کہ آپ نے 1134ھ میں تحریر کی، یہ 184 صفحات پر مشتمل ہے، دراصل یہ کتاب قرآن کریم کے فضائل پر تحریر کی گئی ہے اس کے علاوہ مخدوم صاحب نے قرأت و تجوید کے موضوعات پر بھی کتب تحریر کیں ہیں جو کہ عربی زبان میں ہیں[17]، اس کے علاوہ سندھی زبان میں "تفسیر ھاشمی" بھی لکھنا شروع کی جس کا تیسواں پارہ پانچ سو صفحات پر مشتمل ہے جو سب سے پہلے 1330ھ میں مطبع کریمی بمبئی سے شائع ہوا۔

---

15 مخدوم ھاشم التتوي، بذل القوة في حوادث سني النبوة، مرتب امير علي، سندادبي بورد حيدرآباد، ص:121۔

16 ڈاکٹر عبدالرسول قادری، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سوانح حیات اور علمی خدمات (سندھی)، مفتی اعظم اکیڈمی دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر کراچی سندھ، 2002. ص296۔

17 ڈاکٹر عبدالرسول قادری، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سوانح حیات اور علمی خدمات (سندھی)، مفتی اعظم اکیڈمی دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر کراچی سندھ، 2002. ص263۔

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

مخدوم صاحب نے اس کتاب میں قرآن کریم کی تقریباً تمام سورتوں کے فضائل درج کیے ہیں، یہ کتاب ابھی تک شائع نہیں ہوسکی البتہ ابو محمود محمد شکور میادینی اردنی نے "هبة الرحمن الرحيم من جنة النعيم في فضائل القرآن الكريم" کے نام سے اس کتاب کا اختصار کرکے 1407ھ میں شائع کیا ہے۔[18]

4۔ اتحاف الاکابر بمرویات شیخ عبد القادر

یہ کتاب مخدوم صاحب کی کتب میں سے ایک ہے، جس میں آپ نے علم تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، تصوف، تاریخ، رجال، سیرت اور دیگر علوم کی اسناد جمع کیں ہیں، جو کہ آپ کو اپنے استاد عبدالقادر بن ابو بکر بن عبدالقادر رحمہ اللہ سے ملیں، آپ نے مکہ شریف میں ان سے مختلف علوم حاصل کیے۔

یہ کتاب چار ابواب اور خاتمے پر مشتمل ہے، اب تک طباعت کے زیور سے محروم ہے، البتہ ابوالفیض محمد یاسین المکی رحمہ اللہ نے "المقتصف من اتحاف الاکابر" کے نام سے اس کتاب کا اختصار شائع کیا ہے۔[19] اس کتاب کے قلمی نسخے مکتبہ عربیہ جدہ، مکتبۃ الحرم المکی، کتب خانہ پیر جو گوٹھ، کتب خانہ مجددیہ نعیمیہ ملیر کراچی، کتب خانہ پیر سرہندی اور مکتبہ قاسمیہ کنڈیارو میں موجود ہیں۔[20]

5۔ خطبات هاشميه

یہ کتاب مفتی جان محمد نعیمی نے 1999 میں مکتبہ مجددیہ نعیمیہ سے شائع کی، اس کتاب میں آپ نے ایک فقہی مسئلہ جو کہ جمعۃ المبارک کے متعلق ہے، حنفیہ کے ہاں جمعہ کی شرائط میں سے "مصراجامعا" ہے اس مسئلۂ پر ایک تحریر لکھی، اس کے علاوہ آپ کے دیگر عربی خطبات جمعہ و عیدین بھی شامل ہیں[21]، آپ ہر جمعہ پر جامع مسجد خسرو محلہ داگراں ٹھٹہ میں واعظ کے بعد عربی

18 Abdul Qayyum Al-Sindi, Tashih w TaliqKifayatalQarililMukhdoom Muhammad Hashim Al Tatwi(Makkah Al-Maktab Al Imdadiyya) 2007 P:21

19 کتاب الفیض الرحمانی باجازۃ الشیخ محمد تقی عثمانی، محمد یاسین الفادانی، دارالبشائر الاسلامیہ بیروت، طبع اول 1986، ص:97۔

20 ڈاکٹر عبدالرسول قادری، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سوانح حیات اور علمی خدمات (سندھی)، مفتی اعظم اکیڈمی دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر کراچی سندھ، 2002. ص:276۔

21 ڈاکٹر عبدالرسول قادری، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سوانح حیات اور علمی خدمات (سندھی)، مفتی اعظم اکیڈمی دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر کراچی سندھ، 2002. ص:357۔

خطبہ دیتے تھے، آپ کے شاگرد مخدوم عبداللہ بن محمد نے اپنی کتاب "جامع الكلام في منافع الكلام" میں "الخطبات الهاشمية في الجمعة والعيدين" کے عنوان سے نقل کیے ہیں، مفتی جان محمد نعیمی رحمہ اللہ نے وہ تحریر اور عربی خطبات قلمی نسخوں سے لیکر "خطبات ھاشمیہ" کے نام سے یہ کتاب شائع کی ہے۔

6۔ فاكهة البستان

یہ کتاب مخدوم ہاشم ٹھٹوی رحمہ اللہ نے 1128ھ میں تحریر فرمائی، اس وقت آپ کی عمر فقط 24 سال تھی۔[22] اس کتاب کے نام سے ہی ہمیں لطیف سا اشارہ ملتا ہے کہ یہ کتاب معاملات اکل و شرب سے تعلق رکھتی ہے، اس کتاب کا بنیادی موضوع ذبیحہ، شکار اور جانوروں کی حلت و حرمت کے مسائل ہیں۔

کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، 1_ کتاب الذبائح: اس حصے میں ذبیحہ کے مسائل پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ 2_ کتاب الصید: اس کتاب میں شکار کے مسائل پر بحث کی گئی ہے، اس وقت سندھ میں شکار کا رجحان بکثرت پایا جاتا تھا اسی طرح جھیلوں میں کثیر اقسام کی مچھلیاں پائی جاتی تھیں، یہ دور سندھ پر کلہوڑا خاندان کی حکمرانی کا دور تھا۔[23] جس میں سیر و شکار کے تاریخی احوال موجود ہیں، اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے مخدوم صاحب نے ذبیحہ اور شکار کے موضوع پر اس کتاب کو تصنیف کیا جو کہ اس وقت کی اہم ضرورت تھی، 3_ خاتمی: اس میں مخدوم صاحب نے جانوروں کی حلت و حرمت کے متعلق احکامات درج فرمائے ہیں، علامہ دمیریؒ کی کتاب "حیاۃ الحیوان" اور "عین الحیاۃ" میں ذکر کیے ہوئے جانوروں کی حلت و حرمت کی تحقیق مذاہبِ اربعہ کے تناظر میں نہایت اختصار سے کی ہے۔

اس کتاب کا اصلی قلمی نسخہ خیاری شریف سکرنڈ کے کتب خانے میں موجود ہے، اس کے علاوہ اس کتاب کے نسخے سینٹرل لائبریری سندھ یونیورسٹی، پیر محب اللہ شاہ لائبریری نیو سعید آباد، غلام مصطفی قاسمی لائبریری حیدرآباد اور سندھ ھالاجی لائبریری جامشورو وغیرہ میں موجود ہیں۔

اور آخر میں مخدوم ہاشم ٹھٹوی رحمہ اللہ کی عربی کی تصنیفات کے نام پیش خدمت ہیں

- مظهر الانوار.

22ڈاکٹر عبدالرسول قادری، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سوانح حیات اور علمی خدمات (سندھی)، مفتی اعظم اکیڈمی دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر کراچی سندھ، 2002. ص:257۔
23ڈاکٹر عبدالرسول قادری، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سوانح حیات اور علمی خدمات (سندھی)، مفتی اعظم اکیڈمی دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر کراچی سندھ، 2002. ص:258۔

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

- فاكهة البستان.
- شد النطاق فيما يلحق من الطلاق.
- جنة النعيم في فضائل القرآن الكريم.
- السيف الجلي على ساب النبي.
- رد رسالة قرة العين في البكاء على الحسين.
- إتحاف الاكابر بمرويات شيخ عبد القادر.
- نظم الجواهر بذيل اتحاف الاكابر.
- نورالبصائر تكلمه تكلمه ذيل اتحاف الاكابر.
- درهم الصرة في وضع اليدين تحت السرة.
- معيار النقاد في تمييز المغشوش عن الجياد.
- توصيع الدرة على درهم الصرة
- نور العينين في اثبات الإشارة في التشهدين.
- كشف الغطاء عما يحل ويحرم من النوح والبكاء.
- رفع الغطاء عن مسئلة جعل العمامة تحت الرداء.
- الشفاء في مسئلة الراء.
- اللؤلؤ المكنون في تحقيق مد السكون
- كشف الرين عن مسئلة رفع اليدين.
- تحفة القارئ بجمع المقاري.
- حصن الممنوع عما اورد على من ادرج الحديث الموضوع.
- تمام العناية في الفرق بين الصريح الطلاق والكناية.
- تحقيق المسلك في ثبوت اسلام الذمي بقوله للمسلم انا مثلك.
- تصحيح المدرك في ثبوت اسلام الذمي بقوله للمسلم انا مثلك.

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

- النور المبين في جمع اسماء البدريين.
- القول الانوار في حكم لبس الاحمر.
- رفع النصب لتكثر التشهدات في المغرب.
- الحجة القوية في حقيقة القطع بالافضلية.
- حياة القاري باطراف البخاري.
- بذل القوة في حوادث سني النبوة.
- التحفة المرغوبة في حقيقة الدعاء بعد المكتوبة.
- تنقيح الكلام في النهي عن قرأة الفاتحة خلف الامام.
- فتح العلى في حوادث سني النبوة.
- حلاوة الفم بذكر جوامع الكلم.
- فرائض الاسلام.
- الوصية الهاشمية.
- بياض الهاشمية.
- خطبات هاشمية.
- رد الرسالة المعينة.
- الحجة القوية في الرد من قدح في الحافظ ابن تيميه.
- ثمانية قصائد صغار في مدح النبي صلى الله عليه وسلم.
- موهبة العظيم في ارت حق مجاورة الشعر الكريم.
- شرح صفة الروضة.
- حاشية درود حاضري.
- كفاية القاري.
- حاشية شاطبية.

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

- حاشية مقدمة الجزري.
- كشف الرمز عن وجوه الوقف على الهمزة.
- حاشية خلاصة الحساب.
- الطراز المذهب في ترجيح الصحيح من المذهب.
- ارشاد الظريف الى طور التصنيف.
- الحجة الجلية في مسئلة سور الأجنبية.
- وسيلة القبول في حضرة الرسول.

تحقیق کے نتائج

میں نے اپنی تحقیق مکمل کرنے کے بعد جو تحقیقی نتائج حاصل کیے وہ درج ذیل ہیں:

- آپ نے اپنی تحریروں میں ایک ادبی اسلوب کی پیروی کی ہے جو کہ ادیبوں اور شاعروں کے اسلوب سے ملتی جلتی ہے۔
- مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کے بہت سے مخطوطات ہیں، لیکن ان میں سے کچھ کی تدوین کی گئی ہے اور بعض کی تحقیق وتدوین باقی ہے، جیسے اتحاف الاکابر بمرویات شیخ عبدالقادر۔
- مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کو تین زبانوں پر دسترس حاصل تھی: سندھی، جو اس کی مادری زبان تھی، فارسی اور عربی اور ان تینوں زبانوں میں ان کی مؤلفات کی موجودگی اس بات کی گواہی دیتی ہے۔

- ان کی نثر اور شاعری علمی اصطلاحات اور آسان نئی ادبی اصطلاحات سے بھری ہوئی ہے۔
- آپ نے عربی زبان میں بے شمار اشعار اور نظمیں لکھیں، اور اپنے اشعار میں اپنے عشق رسول کا اظہار کیا، اور ان کا مقصد اپنی نثر اور شاعری کے ذریعے بدعت کا خاتمہ، سنت کی ترویج اور احیاء کرنا تھا۔

مصادر

- الامام محمد هاشم التتوي السندي، الحجة القوية في الرد على من قدح في الحافظ ابن تيمية، تصحيح و تعليق عبد القيوم السندي، مكتبة أم القرى، مكة المكرمة۔
- مخدوم ہاشم ٹھٹوی، اتحاف الاکابر، مخطوطہ، قاسمیہ لائبریری، کنڈیارو سندھ۔
- پروفیسر مولا بخش محمدی، تذکرہ مشاہیر سندھ، دار ابی الطیب للعلم و التحقیق۔
- عبد القيوم السندي، الامام محمد هاشم التتوي السندي و جهوده في علوم القرآن والقراءات، مجلة علوم الشريعة والدراسات الإسلامية 2022، العدد 85۔
- ڈاکٹر عبد الرسول قادری، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سوانح حیات اور علمی خدمات (سندھی)، مفتی اعظم اکیڈمی دار العلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر کراچی سندھ، 2002۔
- مخدوم عبد اللطیف ٹھٹوی، "مناقب مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی" امام ربانی پبلیکیشنز، 2018۔
- برٹن رچرڈ ایف، "سندھ اور سندھو زمین پر بسنے والی اقوام" مترجم محمد حنیف صدیقی، سندھی ادبی بورڈ حیدر آباد 1971۔
- مخدوم هاشم التتوي، بذل القوة في حوادث سني النبوة، مرتب امير علي، سندادبي بورد حيدر آباد۔
- Abdul Qayyum Al-Sindi, Tashih w TaliqKifayatalQarililMukhdoom Muhammad Hashim Al Tatwi(Makkah Al-Maktab Al Imdadiyya) 2007 P:21
- محمد یاسین الفادانی، کتاب الفیض الرحمانی باجازۃ الشیخ محمد تقی عثمانی، دار البشائر الاسلامیہ بیروت، طبع اول 1986۔